© rasailojaraid.com

بحث و نظر
سلسلہ نمبر ۳

شیخ الحدیث مولانا لطافت الرحمٰن صاحب

اختلافِ مطالع پر غیر جمہوری رائے

مجلّہ "الحق" شمارہ ماہ دسمبر ۹۸ء میں محترم مفتی غلام قادر صاحب حقانی نے رویت ہلال کمیٹی پر یہ بحث چھیڑی ہے کہ رمضان و عیدین میں اختلاف مطالع کا اعتبار ہے یا نہیں؟ موصوف نے علمی فقہی لحاظ سے تو اچھی بحث کی ہے۔ عبارات اور حوالہ جات کا بھی اہتمام کیا ہے اور بتایا ہے کہ جمہور حنفیہ اور مالکیہ حنبلیہ کے نزدیک اختلاف مطالع کا اعتبار نہیں ہے اور یہ قول مفتی بہ ہے آگے مفتی رشید احمد صاحب محترم کا یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ شوافع کے سوا اور کسی مذہب میں اختلاف مطالع معتبر نہیں ہے۔

میں نے کم و بیش چالیس سال قبل رویت ہلال کمیٹی کے مسئلہ پر عربی میں ایک کتاب لکھی تھی، اس وقت میں دار العلوم ٹنڈوالہ یار میں تھا۔ مولانا ظفر احمد عثمانیؒ نے کتاب کا نام "اشرف المقال فی مسئلۃ رویۃ الھلال" تجویز فرمایا اس کتاب میں میں نے یہ مؤقف اختیار کیا ہے اور ائمہ اربعہ کی آراء و افکار کو جمع کیا ہے کہ اختلاف مطالع کا اعتبار ضروری ہے جس طرح کہ مفتی صاحب نے علامہ کاسانی صاحب بدائع کا یہ ارشاد نقل کیا ہے۔ "هذا اذا كانت المسافة بين البلدين قريبه لاتختلف فيه المطالع واما اذا كانت بعيدة فيعتبر فى اهل بلدة مطالع بلدهم دون البلاد الآخر"

بہر حال مسئلہ میں میرا مؤقف فقیہ اعظم صاحب بدائع ہی کا موقف ہے جسکو مفتی صاحب نے مذکورہ شمارہ "الحق" کے صفحہ ۵۰ پر نقل کیا ہے۔ دراصل بعض فقہاء کچھ لکیر کے فقیر ہوتے ہیں اور اپنے مزعوم موقف کے بارہ میں محسوسات و مشاہدات کا بھی انکار کر بیٹھتے ہیں مثلاً مانحن فیہ کا یہ مسئلہ تو زمین و آسمان کی ساخت اور نظام شمسی و قمری کا مسئلہ ہے اور واقعہ یہ ہے کہ جب کرہ زمین کا محیط کم و بیش چوبیس ہزار میل ہے تو اندریں حالات چاہے زمین متحرک ہو جبکہ جدید ذھن کا نظریہ ہے یا آسمان یعنی سورج حرکت میں ہو اور زمین اپنی ہی جگہ ہو جیسا کہ یہ پرانا نظریہ ہے جس کو مولانا عبد الحق صاحب خیر آبادی نے دس دلائل سے ثابت کیا ہے تو اگر سورج مغرب کو ایک گھنٹہ سفر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کرتا ہے تو اس کے نیچے ہزار میل کی مسافت کا آنا ضروری ہے گویا جب سورج دن کے بارہ بجے خط استواء پر ہو کر اکوڑہ خٹک کی سمت پر ہو تو چھ سات گھنٹہ مغرب کیطرف جانے کے بعد مغرب یعنی غروب شمس کا وقت ہوگا تو پھر اس حالت میں اکوڑہ خٹک کا مطلع شمس اور آگے بطور مثال ماسکوا اصطخر وغیرہ کا غروب شمس ایک وقت میں ہو سکتے ہیں؟ حاشاو کلاہر گز نہیں ہو سکتے۔

پھر میری یہ عرضداشت کوئی تخمین نہیں ہے بلکہ کارخانہ عالم کے اس عظیم پرزے کے دوروں سے جو زمانہ بنتا ہے۔ لیل و نہار بنتے ہیں اور اس طرح سورج کے طلوع و غروب کے اختلاف کا تسلسل جاری و ساری ہے کیونکہ ع سکون محال ہے قدرت کے کارخانے میں

قرآن کریم کا ارشاد ہے "والشمس تجری لمستقرلها ذلک تقدیر العزیز العلیم" چنانچہ اختلاف مطالع کا نظریہ عین حقیقت اور مطابق شریعت ہے۔ میں تو ذاتی طور پر بعض فقہاء صاحبان کی نظریات تاویلات اور عبارات واشارات پڑھکر حیران ہوتا ہوں ورنہ خود علم فقہ تو کتاب و سنت کے بعد ایک عظیم الشان راہ نما ہے۔ صاحب شامی نے خوب کہا ہے کہ :

اذا ما اعتز ذو علم بعلمٍ فعلم الفقه اولی با عتزاز
فکم طیب یطیب ولا کمسکٍ وکم طیر یطیر ولا کباز

رہے فقہاء کرام تو ظاہر ہے کہ ان میں بہت فقیہ اور مصنفین فقہ ایسے ہوتے ہیں جو فقہاء کرام کیلئے بدنامی کا ذریعہ بنتے ہیں۔

میرے کتب خانہ میں علم فقہ کا ایک فارسی فتاویٰ ہے "فتاویٰ برھنہ" دو ضخیم جلدوں میں ہے اس میں ایسی باتیں ہیں کہ آپ پڑھ کر حیران ہونگے۔ تحریر فرماتے ہیں کہ: امام ابو حنیفہؒ نے پیروں کی انگلیاں کا خلال اوپر کیطرف سے کیا حالانکہ صحیح کیفیت خلال اصابع الرجلین نیچے کیطرف سے کرنا تھا اور جب امام صاحبؒ کو اپنی اس غلطی کا احساس ہوا تو بیس سال کی فرض نمازوں کا اعادہ کیا۔ نیز یہی فقیہ اعظم فرماتے ہیں کہ "امام ابو حنیفہؒ کے سامنے نماز کے دوران بڑا سانپ گزرنے لگا تو امامؒ نے جوتا اٹھا کر سانپ کو مار ابلکہ مار ڈالا" فقیہ صاحب آگے فرماتے ہیں "وزنش کردند سیزدہ من بود" اب یہ بتایا جائے کہ امام رحمۃ اللہ علیہ کسی مسنون فعل کے خلال کی مقررہ کیفیت کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بر خلاف کے ارتکاب مین بیس سال کی نمازوں کا اعادہ کر سکتے ہیں اور اس طرح امام اعظمؒ کا جو تا آج کا کلاشنکوف تھا جس سے امامؒ تیرہ من اژدھے کو نماز ہی کی حالت میں مار ڈالتے ہیں۔ نیز آپ دیکھیں ایک اور فقیہ صاحب شارح کنز صاحب جامع الرموز فرماتے ہیں کہ شیخ فانی کی عمر پچاس سالوں سے شروع ہوتی ہے۔ چنانچہ اس طرح کی واہی تباہی باتوں کے سبب ملّا صاحب کبیری نے اس کو (قہستانی) کوہستانی کے بارے میں فرمایا ہے کہ یہ تو جاہل ہے۔ فقہ نہیں جانتا اور یہ کہتا ہے کہ اگر مقتدی لوگ دس افراد ہوں تو امام صاحب بیشک ان کیطرف رخ کر کے دعا کرے اور اگر دس افراد سے مقتدی کم ہیں تو امام قبلہ رخ ہو کر ہی دعا مانگے"۔ اس پر صاحب کبیری نے کہا ہے کہ ایک مومن کا احترام کعبۃ اللہ سے بھی زیادہ ہے اور امام اپنے ایک ماموم کو بھی رخ کر کے دعا مانگ لے گا کیونکہ امام کا قبلہ اور یمین و شمال تمام نماز کے بعد بدل جاتے ہیں نماز کے دوران کے بالکل بر عکس۔ غرض یہ کہ فقہاء کرام جن میں صاحب بدائع جیسے لوگ موجود ہیں وہ تو ماشاء اللہ صحیح راہنمائی کرتے ہیں" وماسوی اولیک فھم ہمج "روزہ کے دوران انجکشن کے بارے میں فقہاء کا جو کلیہ ہے وہ مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے بدائع ہی سے نقل کیا ہے کہ روزہ تو دخول من احد السبیلین سے ٹوٹ جاتا ہے جو سبیل معتاد ہیں جلد میں داخل کرنا غیر معتاد راستہ سے احد الجوفین میں دواء وغیرہ کا داخل ہونا مضطر نہیں ہے۔ پھر مفتی صاحب محترم نے اس سلسلہ میں مفتی محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے (علماء کا متفقہ فیصلہ) نقل کیا ہے، اس سے استدلال کرنا بھی عجیب و غریب ہے جب اس میں یہ لفظ بھی ہے کہ "حدود ولایت میں "جس کا صاف مقصد یہ ہے کہ خارج ولایت والوں کا مطلع اور ہے۔ اب یہ اختلاف مطالع ہے یا نہیں۔ "بینوا توجروا" خلاصہ یہ ہے کہ بلاد متباعدہ میں اختلاف مطالع کا ہونا اور اس کا ماننا فقیہ و عالم کیلئے بھی لازم ہے اور جو لوگ تمام بلاد ممالک کے مطالع و مغارب کو ایک قرار دیتے ہیں وہ غلطی پر ہیں اگرچہ میں ان کو غلط کار بھی نہیں کہہ سکتا کیونکہ ؎　　خطائے بزرگان گرفتن خطاست

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

© rasailojaraid.com